35431 ناجائز اسلحہ اور جعلی نمبر لگانے والے جدید آلات اور مشین برآمد کر لیے گئے۔ ایک دوسرے گرفتار ملزم عزیز الرحمٰن نے دورانِ تفتیش اقرار کیا کہ ''ہمارا گروہ جعلی لائسنس بنانے کے لئے صوبہ خیبر پختونخواہ سے منشیات واسلحہ لاتے ہیں اور رائفلوں، پسٹلز اور دیگر اسلحہ پر ان کے پرانے نمبر رگڑ کر نئے نمبر لگا کر جعلی لائسنس تیار کرتے ہیں۔'' یہ وقوعہ رسوائے زمانہ ضیاء الاسلام پریس میں ہوا اور برآمدگی قادیانی گروہ کے اہم ترین ارکان سے ہوئی۔ ''نقیبِ ختمِ نبوت'' کا یہ شمارہ طباعت کے لئے پریس میں جانے کے لئے تیار ہے۔ اس صورتحال پر ہم اِن شاء اللہ تعالیٰ تفصیلی رپورٹ تیار کر کے ذرائع ابلاغ کو بھجوانے کا اہتمام کریں گے۔ تاہم اتنا بتانا ضروری ہے کہ چناب نگر پولیس نے بھاری رقم لے کر تین قادیانی ملزمان کو چھوڑ دیا ہے اور ذرائع کے مطابق قادیانی جماعت نے کیس پر اثر انداز ہونے کے لئے پولیس اور بعض سرکاری افسران کو بھاری رقم دی ہے۔ اس بات کی نشاندہی اور انکشاف بھی ہوا ہے کہ شہر میں جگہ جگہ قادیانی ناکوں اور چیک پوسٹوں پر موجود سکیورٹی اہل کار اسی قسم کے اسلحہ سے لیس ہیں جو خطرناک حد تک جعل سازی کے ذریعے ربوہ میں لایا جاتا ہے۔ ہمیں جرائم کے خفیہ قادیانی اڈے ضیاء الاسلام پریس سے ناجائز اسلحے اور منشیات کی برآمدگی پر ہرگز کوئی حیرت نہیں بلکہ اس سے دینی حلقوں کے خدشات کو تقویت ملی ہے کہ ربوہ میں قادیانی جماعت کے ہیڈ کوارٹر اور ذیلی دفاتر میں اسلحہ کے ڈپو قائم ہیں اور ملک بھر میں ہونے والی دہشت گردی کے ڈانڈے ربوہ میں ملتے ہیں۔ اتنی بڑی مقدار میں غیر قانونی اسلحہ، منشیات کی برآمدگی فرضی شناختی کارڈ، سرکاری مہریں اور بعض اہم ترین دستاویزات کی برآمدگی حکومتی رٹ پر خطرناک سوالیہ نشان ہے؟

پاکستان بننے کے بعد قادیانی جماعت کو 1034 ایکڑ رقبہ کوڑیوں کے بھاؤ لیز پر دیا گیا تھا لیکن اب قادیانی جماعت اصل رقبے سے تین گنا زائد رقبے پر ناجائز قابض ہے۔ مقامی، ضلعی اور ڈویژنل انتظامیہ اور پولیس قادیانی قبضوں کی مکمل سرپرستی کر کے لاقانونیت اور قادیانیت نوازی کا بدترین مظاہرہ کر رہی ہے۔ صوبائی ومرکزی حکومتوں نے چناب نگر میں سرکاری رٹ قائم نہ کی، اپنی غیر جانبداری کو یقینی نہ بنایا تو ایک لاوا اندر پک رہا ہے جو پھٹ گیا تو ہولناک کشیدگی جنم لے گی۔ سندھ میں سیکرٹری وزارت داخلہ سکہ بند قادیانی کو بٹھا دیا گیا ہے جو کراچی کے حالات کو مزید بگاڑ رہا ہے۔ تمام دینی حلقوں اور محبِّ وطن جماعتوں کی پختہ رائے ہے کہ ربوہ میں غیر جانبدار آپریشن کے ذریعے غیر قانونی اسلحہ برآمد کرنے کی ضرورت پہلے سے بھی بڑھ گئی ہے۔ حالات وواقعات ہمارے خدشات کو یقینی بنا رہے ہیں۔ اربابِ اختیار کو مزید تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

''یومِ تحفظِ ختمِ نبوت اور عرضِ حال''

دو عشرے پہلے کی بات ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے دل میں یہ داعیہ پیدا فرمایا کہ ایک طویل جدوجہد کے بعد پاکستان کی پارلیمنٹ نے لاہوری وقادیانی مرزائیوں کو جس روز غیر مسلم اقلیت قرار دیا تھا یعنی ۷ ستمبر ''یومِ تحفظِ ختمِ نبوت'' کے طور پر کو منانے کی ضرورت ہے۔ منانے سے ہماری مراد اس دن کی اہمیت اجاگر کرنا، عقیدۂ ختمِ نبوت کے تحفظ کی تاریخ، انکارِ ختمِ نبوت پر مبنی فتنوں سے آگاہی اور سب سے بڑھ کر ۱۹۷۴ء کے اس متفقہ فیصلے کے بعد قادیانیوں کی طرف سے دستور سے انحراف سے دنیا کو آگاہ کر کے نسلِ نو کے ایمان وعقیدے کو منکرینِ ختمِ نبوت سے محفوظ رکھنے کے سوا کچھ نہیں

تھا۔ بچپن سے اپنے طبعی ذوق ومزاج اور عادت کے مطابق اخبارات ورسائل کا کھوج لگاتے رہنا، خبریں دیکھنا، بھیجنا اور چھپوانے کے لیے راستے تلاش کرتے رہنا۔ سٹوڈنٹس انصاف پارٹی، تحریک طلباء اسلام اور پھر مجلس احرارِ اسلام اور تحریک تحفظِ ختم نبوت کے مشن اور پلیٹ فارم تک بس ایک دُھن سی سوار ہے

''جو لگائے نہ لگے اور بجھائے نہ بجھے''

والا معاملہ ہے جواب جنون اختیار کر گیا ہے۔ بے شمار بزرگ ومہربان اور اعزہ مجھے اپنی ذاتی مصروفیات، صحت اور بیماری کے حوالے سے ہمیشہ محبت کے ساتھ کچھ نہ کچھ کہتے رہتے ہیں۔ بہر کیف کم وبیش بیس سال پہلے پیدا ہونے والے داعیہ کے بعد میں نے ''ٹیبل نیوز'' بھیج کر ۷؍ستمبر کو یوم تحفظ ختم نبوت (اور بقول سید ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ یوم قرار دادِ اقلیت) کے طور پر منانے پر کام شروع کیا۔ چند سال خبروں پر اکتفا کے بعد اس کی عملی شکل سامنے آنے لگی اور تحدیث نعمت کے طور پر عرض کرتا ہوں کہ اس کی بنیاد مجلس احرارِ اسلام نے رکھی اور پھر مختلف مقامات پر دیگر حلقوں کی طرف سے اجتماعات کا اعلان ہونے لگا اِس موقع پر خبریں اور پھر مضامین کا ایک اچھا خاصا سلسلہ شروع ہو گیا اور ہم اس نشہ میں مسرور ہونے لگے کہ چار سو اس کی خوشبو پھیلنے لگی ہے۔ میں ہر سال پیشگی منصوبہ بندی کرتا رہتا ہوں کہ آئندہ سال ۷؍ستمبر کو کیا دن بنتا ہے؟.... اور دوستوں کو اس حوالے سے لکھنے لکھانے اور خبریں بھجوانے کے لیے توجہ دلاتا رہتا ہوں، گزشتہ سال رمضان المبارک تھا اور عزیزی مولوی محمد وقاص سعید نے خاصی معاونت کی تھی اِس سال مضامین تو الحمد اللہ خاصے وقت پر تیار ہو گئے تھے کم وسائل کے باوجود الحمدللہ زیادہ رابطہ کر کے اخبارات ورسائل کے ذمہ داران تک ڈاک اور ای میل کے ذریعے مضامین کی تقسیم کر کے سب کو بھجوائے اور اس کی اہمیت سے آگاہ کیا۔ برادرم سیف اللہ خالد کی پرانی خواہش کے مطابق ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کی آدھ گھنٹے کی وہ تقریر جو انہوں نے ۷؍ستمبر کو بطور قائد ایوان پارلیمنٹ میں قرار دادِ اقلیت کی متفقہ منظوری کے بعد ایوان میں کی تھی وہ بھی بھجوائی جو صورتحال کو سمجھنے کے لیے کلیدی اہمیت کی حامل ہے ۷؍ستمبر سے چند روز پیشتر راقم الحروف سخت علیل ہو گیا آخری سحری کے بعد معمولی تکلیف ہوئی حسب عادت کوئی خاص توجہ نہ دی تو نوبت انتڑیوں کی انفیکشن اور پیٹ اور معدے کی تکلیف یہاں تک پہنچی کہ ۴؍ستمبر کو ہسپتال داخل ہونا پڑا جہاں سے ۱۲؍ستمبر کو رخصت ملی کہ کام موقوف کر کے مکمل آرام کرنا ہے اور پرہیز وعلاج اور کمزوری کی وجہ سے معمول کی سرگرمیاں بند ہیں ہسپتال میں سرجن ڈاکٹر محمد نعیم صدیقی، ڈاکٹر توقیر احمد اور ان کے عملے نے بے حد محنت اور نہ بھولنے والی محبت کے ساتھ علاج کیا اور الحمد للہ ہم برادرم ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ کے سخت اور کڑے پہرے میں صحت یاب ہوئے اِس دوران اندرون وبیرون ملک سے بزرگوں، دوستوں، ساتھیوں اور عزیزوں نے جس محبت کا مسلسل اظہار کیا اور تالیف قلب کے ساتھ ساتھ اکثر بزرگوں اور دوستوں اور عزیزوں بلکہ خواتین نے معمول کی زندگی میں صحت کے تقاضوں کے ساتھ تحریکی وجماعتی زندگی کے معمولات میں فرق لانے کے لیے جو کچھ کہا وہ برحق اور صحیح ہے اور میں ''ان شاء اللہ تعالیٰ'' کے ساتھ حامی بھرتا رہا بلکہ وعدہ بھی کرتا رہا۔ میرا، ۷؍ستمبر تو بستر علالت پر ہی گزرا لیکن یہ سن اور دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ اِس مرتبہ تقریباً سبھی قومی اخبارات نے ''اشاعت خاص'' کا اہتمام کیا ہے اور ''روزنامہ ایکسپریس'' کو چھوڑ کر شائد ہی کوئی اخبار اس اعزاز سے رہ گیا ہو، بستر علالت سے ہی اکثر اخبارات کے متعلقہ ذمہ داران کا شکریہ ادا کیا۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ بیس سال سے زائد عرصہ قبل جو مہم محض اخبارات میں مخابرات سے شروع کی تھی آج وہ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں پھیلتی جا رہی ہے۔

اٹلی کے شہر (بُل زانو Bolzano) میں مقیم ساہیوال سے تعلق رکھنے والے صحافی ڈاکٹر جاوید کنول نے وہاں کے ایک ٹی وی پر ۷/ستمبر کو پروگرام نشر کیا۔ یوکے میں یہ دن منایا گیا اور دنیا میں اس کی صدائے بازگشت سنی گئی ایک بڑے انگریزی اخبار کے صحافی دوست نے تحریک ختم نبوت کے حوالے سے ۷/ستمبر کے لئے نیوز سٹوری کا فرمایا مگر میں اپنی علالت کی بنا پر ارسال نہ کرسکا میرا ہدف انگلش پریس، بین الاقوامی میڈیا اور انٹرنیشنل لابنگ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اِن اہداف تک پہنچنا ہے ۷/ستمبر کو زیادہ علالت کی وجہ سے مجھے افسوس تھا کہ ۸ اور ۹ کو اس حوالے سے مجموعی کوریج کمزور ہوگی اور رہی بھی لیکن کثرت کے ساتھ مضامین کی اشاعت، بھٹو مرحوم کی تقریر کا اس موقع پر چھپ جانا، پھر چناب نگر میں انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ کے زیر اہتمام ہونے والی بڑی کانفرنس کی ملک گیر کوریج اور اپنی جماعت کے مرکزی دفتر لاہور میں کامیاب اجتماع سے قدرے اطمینان ہوگیا۔ اپنی صحت، ذاتی مصروفیات اور دن رات کی جماعتی مصروفیات و اسفار کی وجہ سے طبیعت بے حد نڈھال ہو جاتی ہے اِس بنا پر تمام بڑے چھوٹے اور گھر والے مصروفیات میں تخفیف کا جب فرماتے اور کہتے ہیں تو سچی بات ہے کہ میرے پاس کوئی جواب نہیں ہوتا۔ ہمارے بہت ہی قابل احترام بزرگ رائے نیاز محمد خاں نے جب یہ کہا کہ ''اب آپ ہسپتال بیڈ پر ہیں تو کچھ مصروفیات متاثر ہوئی ہیں! میں نے کہا بالکل!......تو انہوں نے یہ کہہ کر مجھے لاجواب کردیا کہ میں یہ چاہتا ہوں کہ سارا کام متاثر ہو جائے۔'' مطلب ہر کام میں توازن اور بیلنس ضروری ہے سارے دن کے بعد رات گئے تک کام سے صحت زیادہ متاثر ہو جائے گی۔

قارئین کرام! اپنے بزرگوں سے صرف ہماری نسبت ہے ورنہ ہم ہر اعتبار سے کمزور ہیں اور میرا یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منصبِ رسالت و ختم نبوت کے تحفظ کی نسبت سے ہمارے عیوب پر بھی پردہ ڈالا ہُوا ہے۔ محدث العصر حضرت علامہ محمد انور شاہ کشمیری رحمتہ اللہ علیہ شدید بیماری کے باوجود طویل سفر کرکے تاریخی مقدمۂ بہاولپور کے لئے پہنچے اور اس تاریخی مقدمے میں پیش ہوتے رہے۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا:

''میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کا نہیں نہ اپنا نہ پرایا، بس اُنہی کا ہوں وہی میرے ہیں۔''

ہمارے پیرومرشد حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ انتقال کے بعد ایک بزرگ کو خواب میں ملے تو فرمایا:

''ختم نبوت کی برکت سے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ہی ہوتا ہوں۔''

قارئین کرام: اِنہی بزرگوں کا فیض ہے کہ تحفظ ختم نبوت کا کام عادت بن گیا ہے دعا فرمادیں اللہ تعالیٰ ریاکاری سے بچائیں اور اخلاص نصیب فرمادیں اور یہ کام عبادت بھی بن جائے:

ایں سعادت بزورِ بازو نیست

اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم، بزرگوں، دوستوں اور عزیزوں کی دعاؤں سے اب میں ٹھیک ہوں تاہم ڈاکٹروں کی تاکید کے بعد پرہیز، علاج اور ممکن حد تک آرام چل رہا ہے اس دوران کئی پروگراموں میں شرکت نہ کرسکا بعض مقامات پر عزیزی حافظ محمد عابد مسعود نے شرکت و نمائندگی کی۔ اللہ تعالیٰ تمام پُرسان حال کو بہت جزائے خیر سے نوازیں، والدہ محترمہ زیادہ علیل ہیں اور میں ان کی خدمت کی بجائے خود بیمار ہوں اس لیے سب ساتھیوں سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ایمان و سلامتی اور صحت سے زندگی گزارنے کی توفیق سے نوازیں۔ آمین یارب العالمین!